Day: ______ Date: ______

اسلامیات

------------*------*

حصہ دوئم

سوال ۲۔

تعارف

دین اسلام کے پانچ بنیادی عقائد ہیں، عقیدہ آخرت بھی شامل ہے جس کے تحت یہ زندگی عارضی ہے اور دنیا فانی۔ اس جہاں نے ایک روز ختم ہو جانا ہے اور ہر انسان کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہو گا۔ یہ نظریہ انسان کو اپنے تمام معاملات میں نیکی کی راہ اپنانے کا درس دیتا ہے جس سے اس کی ذاتی و سماجی زندگی پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ یہ حسن اخلاق و بہادری اس کی کامیابی کا پروانہ تیار کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ روز محشر میں ہونے والے حتمی عدل سے ان بے کسوں اور مظلوموں کو بھی امید ملتی ہے جن کی فریاد اس دنیا میں سننے والا کوئی نہیں۔ جدید دور کے دوہرے معیار عدل کو مد نظر رکھتے ہوئے انصاف کا کوئی اور در نظر نہیں آتا۔

Day: Date:

عقیدۂ آخرت

اسلام کے نصاب کے مطابق آخرت پر ایمان لانے سے مراد ہے کہ مندرجہ ذیل پر یقین رکھا جائے

⇚ عارضی زندگی

ہر ذی روح نے آخر ایک روز مر جانا ہے۔ کوئی بھی اس دنیا میں ہمیشہ کے لیے نہیں۔

کل نفس ذائقة الموت (البقرة)

ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

⇚ دوبارہ زندگی

مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے پر یقین، عقیدہ آخرت کا دوسرا حصہ ہے۔

تم کیسے اس (اللہ) کا انکار کر سکتے ہو کہ تم مردہ تھے اس نے تمہیں زندہ کیا پھر وہ تمہیں مارے گا اور زندگی عطا کرے گا جو حتمی ہوگی۔ (البقرة)

⇚ حتمی انصاف

اس کے بعد قیامت برپا ہوگی۔ سب لوگ میدان حشر میں اکٹھے ہوں گے جہاں سب کا حساب کتاب ہوگا۔

نیک اعمال والے علیین میں ہوں گے اور برے اعمال والے سجین میں ہوں گے۔ (المطففین)

Day: ______ Date: ______

جن کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا وہ جنت میں جائیں گے اور گناہگاروں کو جہنم میں بھیج دیا جائے جہاں وہ اپنے اعمال کی سزا پائیں گے۔ اور وہ زندگی حتمی ہوگی۔

دوہرا نظامِ احتساب

⇚ دنیاوی جوابدہی

اسلام بطور دین انسان کی ہر زاویے سے راہنمائی کرتا ہے۔ جس میں کچھ گناہوں کی سزائیں مختص کر دی گئیں۔ کچھ جرائم کی سزا حکومت کے سپرد ہیں۔ ہر انسان اپنے لئے نیک اعمال میں دنیاوی فائدہ یا غلط عزائم دیکھتا ہے۔

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے

لیکن انسان نیتوں کا حساب دیکھنے سے قاصر ہے۔ نیز کئی مجرم اس دنیاوی نظامِ انصاف سے بچ جاتے ہیں۔

⇚ یومِ جزا و سزا

چونکہ انسان اپنی حدود کی وجہ سے حتمی عدل و انصاف قائم کرنے سے قاصر ہے اس لیے اللہ تعالیٰ اپنی عطا کردہ تمام نعمتوں کا جواب حضرتِ انسان سے خود لے گا۔ اس

Day: Date:

روز وہ عدل قائم ہو گا جسے باوجود حکم خداوندی انسان قائم کرنے سے قاصر ہے

اپنے معاملات میں عدل سے کام لیا کرو

انسانی زندگی پر عقیدۂ آخرت کے اثرات

خوفِ خدا

قرآن پاک میں امت محمدیہ کو سب سے اعلیٰ قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں لیکن یہ خوبی ان میں صرف تب ہی پروان چڑھتی ہے جب انھیں اس بات کا یقین ہو کہ ہم کو ایک روز اپنے اعمال کی جوابدہی کرنی ہے۔

خلوصِ قلب

یوم آخرت میں سزا و جزا صرف ظاہری اعمال کی بنیاد پر نہیں۔ قادر مطلق ہر ایک کی نیتوں کے مطابق اسکے اعمال کو پرکھے گا اور جنت و جہنم کا فیصلہ کرے گا۔ یہ خوف انسان کو اپنے رشتہ داروں، دوست احباب نیز زندگی کے تمام معاملات میں خلوصِ دل سے قدم اٹھانے کی ترغیب کرے گا۔ اس طرح اس کے اپنے تمام عزیز و اقارب سے تعلقات بھی ٹھیک رہیں گے اور ایک خوشگوار معاشرہ تشکیل پائے گا۔

Day: Date:

حسد، کینہ و بغض سے چھٹکارا

اپنے روزمرہ کے معاملات میں خلوصِ نیت سے کام لینے کے سبب اسکی باطنی بیماریاں جیسا کہ حسد، کینہ، بغض، ریاکاری وغیرہ جاتی رہیں گی اور اس کا نفس پاک ہوتا رہے گا۔

عدل و انصاف کی امید

دنیا میں ہونے والی ناانصافیوں اور ظلم و جبر پر انسان جب صبر سے برداشت اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے کو روز محشر حتمی عدل و انصاف کے نظام قیام سے کرے گا۔ جب وہ تمام مظلوموں کی سدا نہ صرف سنے گا بلکہ انکے غم کا مداوا بھی کرے گا۔

خلاصہ کلام

ایک مکمل دین (آج میں نے تم پر اپنا دین مکمل کر دیا) کی خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ زندگی کے کسی زاویے کو نظر انداز نہ کرے۔ اور اسلام اپنے روز جزا و سزا کے عقیدے کے توسل سے اپنے پیروکاروں کو وقتی فائدے سے نہ تو ضائع ہونے دیتا ہے اور نہ ہی وقتی آزمائشوں سے مایوس ہونے دیتا ہے۔ عقیدۂ آخرت کے پیروکار نہ تو اپنے اب

Date:

Day:

سے اپنے معاملات کو خراب کرتے ہیں نہ لوگوں سے اور نہ اپنے ہم ذاتوں کو ایک دوسرے کا حقوق تلف کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ اگر اپنے محدود وسائل کی وجہ سے ہمیں کوئی کمی بیشی ادا ہو جائے تو اسے امید ہے کہ ذاتِ برحق روزِ محشر عدل قائم کرے گی۔

سوال ۳

نظامِ زکوٰۃ

زکوٰۃ اسلامی عبادات میں خاص اہمیت کی حامل ہے۔ اس کے لفظی معنی پاک کرنا کے ہیں۔ یہ ۲ ہجری میں فرض ہوئی۔

زکوٰۃ کی تعریف

اسلامی معاشی عبادت جس میں ایک صاحبِ نصاب اپنے جمع شدہ مال میں سے ایک خاص شرح کے مطابق مصارفِ زکوٰۃ کو دیتا ہے

نصابِ زکوٰۃ

اس سے مراد وہ مال و دولت ہے جس پر زکوٰۃ لاگو ہوتی ہے اور اس دولت

Day:__________ Date:__________

کے مالک کو صاحبِ نصاب کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اشیاء	مقدار	زکوٰۃ کی شرح
سونا	7½ تولہ	2.5%
چاندی	52½ تولہ	2.5%
اونٹ	10	1 بکرا بکری
گائے/بیل	30	〃
بکرا/بکری	40	〃
فصل بارانی	ہر کٹائی پر	10%
فصل آبپاشی	〃	5%

مصارفِ زکوٰۃ

قرآن پاک کی سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 60 میں اللہ پاک نے زکوٰۃ کے آٹھ حقدار

Day: ____________ Date: ____________

مستحقین کتنے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

ان حقداروں کے علاوہ ان لوگوں اور جگہوں کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے جہاں زکوٰۃ کی رقم خرچ نہیں ہو سکتی جیسے

محمدؐ و آلِ محمدؐ	مساجد
ہسپتال	ماں باپ
دادا دادی	نانا نانی
پوتے پوتیاں	نواسا نواسی
وغیرہ	

Day:

قرآن پاک میں زکوٰۃ کی اہمیت

نماز کے بعد سب سے زیادہ قرآن پاک میں زکوٰۃ کا حکم آیا ہے

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو (البقرۃ)

زکوٰۃ پر اصرار دینے کے پیچھے اسلام کا اصل مقصد ارتکاز دولت کا قلع قمع کرنا ہے۔

اپنی دولت کو اللہ کی راہ میں خرچ کیا کرو

شاہ ولی اللہ کے پیش کردہ نظام معاش میں واضح طور پر ارتکاز دولت کی مخالفت کی گئی نیز ان کے عوام الناس کو لکھے گئے خطوط میں بھی یہ نصیحت کی گئی ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جہاد

خلیفہ اول نے زکوٰۃ نہ دینے والوں کے خلاف باقاعدہ جہاد کیا اور اس حکم خدا کی پاسداری حکومتی سطح پر کروائی۔

محکمۂ بیت المال

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کے نظام کو منظم بنانے کے لیے محکمۂ بیت المال کی بنیاد رکھی۔ تمام لوگ اپنی زکوٰۃ یہاں جمع کرواتے تھے، اور حقداروں کو یہیں سے رسد پہنچائی جاتی تھی۔

Day: Date:

زکوٰۃ کے سماجی اثرات

ارتکازِ دولت کا قلع قمع

معاشرے میں دولت کی گردش کے سبب تمام لوگ غربت کی سطح سے بلند ہو جائیں گے جیسا کہ حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت میں مدینہ منورہ کے علاقے میں تمام لوگ زکوٰۃ دیتے تھے لیکن حقدار کوئی نہیں تھا۔

خوشحال معاشرے کی تشکیل

جب تمام لوگ معاشی طور پر خوشحال ہوں گے تو ایک دوسرے کے حقوق و فرائض کا خاص خیال رکھیں گے۔ عدل و انصاف کے قیام میں بھی آسانی ہو گی اور معاشرے میں اعلیٰ اقدار کی فراوانی ہو گی۔

زکوٰۃ کے اخلاقی اثرات

احساسِ ~~ذمہ داری~~ ہمدردی

مصارفِ زکوٰۃ کی تلاش میں جب انسان نکلے گا تو اسے اپنے آس پاس کے لوگوں کے حالات کی آگاہی حاصل ہو گی اور وہ احساسِ ہمدردی کے تحت ان کی مدد کرے گا۔

درد دل کے واسطے پیدا کیا تھا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں
(اقبال)

احساسِ ذمہ داری

نیز اس میں احساسِ ذمہ داری بھی اجاگر ہو گا کہ وہ اس دنیا کے وسائل کو نہایت محتاط انداز سے

Date:
Day:

سے استعمال کرے کیونکہ کئی لوگوں کو یہ وسائل میسر ہی نہیں

زکوٰۃ کے روحانی اثرات

شکر گزاری

انسان میں خلق خدا کی خدمت کرنے سے شکر گزاری آئے گی کہ اللہ نے اسے اس قابل سمجھا، اسے دولت سے نوازا تو وہ اس کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی مخلوق اس کی خدا کی مدد اس کے بتائے ہوئے احکامات کے مطابق کرے۔

قرب خداوندی

اس اوپر کے تحت اسے انسان کا قرب بھی حاصل ہو جائے گا جو اس کی آخرت میں کامیابی کا ضامن بن جائے گا۔

حاصل کلام

جارج برنارڈ شاہ کی اسلام پسندیدگی کی وجہ حضورؐ کا متعارف کردہ نظام زکوٰۃ ہے جو واقعی "معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے لازم و ملزوم ہے دور جدید کے اشتراکیت، سرمایہ داری و سماجی نظام میں سے کسی بھی یہ اہلیت نہیں کہ معاشرے کے امیر و غریب طبقے میں فاصلہ کو کم کر سکے لیکن زکوٰۃ نے قرون اولیٰ میں ہی اپنا سکہ جمایا تھا۔

سوال ٦-

تعارف

حضور ﷺ نے کم و بیش سوا لاکھ صحابہ کرامؓ کے ہمراہ ١٠ ہجری میں اپنا پہلا اور آخری حج ادا کیا تھا۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے جو خطبہ دیا اسے خطبہ حجۃ الوداع کہا جاتا ہے۔ اس خطبہ میں حضور ﷺ نے کئی نصیحتیں کیں جن کا موضوع انسانی حقوق تھا۔ اسلام ایک دین ہے اس لیے انسان کو حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بھی سکھاتا ہے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ نصاب اسلام یعنی کہ قرآن پاک کا بھی موضوع انسان ہے اور اس میں واضح طور پر اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کے ساتھ معاملات پر زور دیا ہے یہی وجہ تھی کہ جب دین اپنی کاملیت کے قریب تھا تو حضور ﷺ نے انسانی حقوق کو ایک بار پھر موضوع بنایا۔ جو حقوق حاصل کرنے کے لیے مغرب و دیگر دنیا کو آج تک لڑنا پڑ رہا ہے، وہ بن مانگے انسان کو اللہ نے اسلام کے ذریعے عطا کیے۔ ان کو محض تخیلاتی تصور نہ کیا جائے اس لیے سرورِ کونین ﷺ نے اسے اپنی راہنمائی میں ان پر عمل کروایا بھی اور خود کیا بھی۔

Day:

Date:

انسانی حقوق

اے لوگو!

تمہارا رب ایک ہے۔ تم سب آدم کی اولاد ہو۔ کسی عربی کو عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی کالے کو گورے پر، کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ ہاں صرف تقویٰ کی بنیاد پر۔

آپ ﷺ کا یہ قول مبارک انسانی مساوات کا عظیم درس ہے۔ کیونکہ انسان تقویٰ کو نہیں جانچ سکتا اس لیے تمام انسان یکساں طور پر قابلِ عزت ہیں۔

یاد رکھو کہ مسلمان وہ ہے کہ جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔ ایسا نہ ہو کہ زمانہ جاہلیت کی طرح تم پھر ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔ تم پر ایک دوسرے کا جان و مال اسی طرح حرام ہے جیسے آج کا یہ دن۔

زمانہ قدیم سے عرب حج کے مہینے کی حرمت کا خاص خیال رکھتے آرہے تھے۔ اس لیے خوب واقف تھے کہ حضور ﷺ کے اس ارشاد کا کیا مطلب ہے۔

Day:________ Date:________

آپ ﷺ نے ایک دوسرے کے مال و دولت اور جان کو ایک دوسرے پر یوں حرام کیا کہ کوئی بھی اپنی حدود سے آگے نہ بڑھے۔

ایک دوسرے کے گھروں میں بغیر اجازت نہ جھانکو۔

انسان کے حق تحفظ پر اس سے جامع بیان مشکل ہے۔

اپنے غلاموں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔ ان کے حقوق کا خیال رکھو۔

آپ ﷺ نے خطبہ سے پہلے ہی اتنی تاکید کر چھوڑی تھی کہ غلام رکھنا ایک اچھی خاصی ذمہ داری بن چکا تھا۔ آپ ﷺ کے انہی ارشادات کا نتیجہ تھا کہ لوگوں کو آزادی ملنے لگی۔

حقوق نسواں

اپنی عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ۔ جیسا خود اوڑھو ویسا ان کو بھی پہناؤ۔

تم میں سے بہتر وہ ہے جس کا اخلاق
اپنے گھر والوں سے بہتر ہے اور میرا
اخلاق تم میں سب سے بہتر ہے۔

زمانہ جاہلیت میں عورت کا مقام غلام سے بھی کم تر تھا لیکن اسلام نے اسے مختلف انداز میں حقوق سے مستفید کیا۔ انہیں باپ کے لیے رحمت، شوہر کے لیے محافظ ایمان، بیٹے کے لیے جنت سے معتبر بنایا اور انہیں معاشی حقوق سے آراستہ کیا۔ نہ صرف یہ بلکہ علم حاصل کرنے اور ذریعہ معاش اپنانے کی بھی اجازت دی۔ آپ ﷺ کا اپنی ازواج سے رویہ امت کے لیے مثال ہے اور اسی پر آپ ﷺ نے امت کو عمل کرنے اور اللہ سے ڈرتے رہنے کی تلقین کی ہے۔
اس کے برعکس خواتین نے مغرب میں اپنے حقوق کو حاصل کرنے کے لیے صدیوں جدوجہد کی لیکن اسلام جیسے حاصل کرنے سے قاصر رہیں۔

حاصل کلام

علامہ طاہر القادری اپنی تصنیف بنیادی انسانی حقوق میں خطبہ حجۃ الوداع سے اخذ کردہ حقوق کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اسی

Day: Date:

سوچ و فکر اگر نوعِ انسانی خود اپنی کاوش سے عمل در آمد کرانا چاہتی تو ناممکن رہتی۔ لیکن اسلام کے عطا کردہ یہ بنیادی حقوق نہ صرف مسلمانوں بلکہ انسانوں کے لیے ایک انمول تحفہ ہیں۔ مسلمان معاشروں میں پائے جانے والی قباحتیں ان تعلیمات کو پس پشت ڈالنے کے باعث ہی ہے۔

سوال ۸۔

(ا۔)

شریعت

ڈاکٹر صدر الدین اصلاحی کے مطابق اسلامی قانون کو شریعت کہتے ہیں۔ اس سے مراد وہ احکامات ہیں جن میں حلال و حرام کے مسائل، عبادات کرنے کا طریقہ، اس کے لوازمات کے بارے میں نقطۂ نظر وغیرہ سب شامل ہیں۔

شریعت کے ذرائع

بنیادی ذرائع

شریعت کے دو بنیادی ذرائع ہیں
قرآن پاک اور حدیث و سنتِ رسول ﷺ

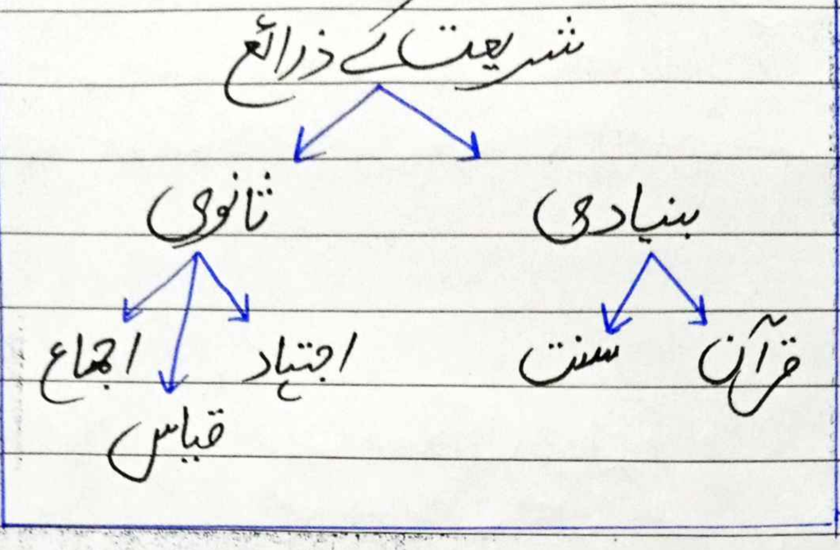

قرآن مجید ←

~~لاریب فیہ المتقین~~

یہ وہ کتاب ہے جس میں ہدایت ہے متقین کے لیے۔ (البقرۃ : ۲)

شریعت کا بنیادی اور پہلا ذریعہ قرآن مجید ہے اس لیے کہ یہ اسلام کا نصاب ہے۔

سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ←

حضرت عائشہ رض کا قول مبارک ہے

حضور ص چلتا پھرتا قرآن ہیں۔

قرآن میں موجود تمام احکام کو آپ ص نے عمل کر کے دکھایا۔ جیسے قرآن میں 700 مقامات پر حکم آیا کہ نماز قائم کرو لیکن اس کا طریقہ حضور ص کی سنت سے ظاہر ہوا۔ کن اوقات میں پڑھنی ہے کیسے پڑھنی ہے مختلف حالات میں

نماز میں کیا چھوٹ مل سکتی ہے، وضو کیسے کرنا ہے وغیرہ سب حضورؐ کی سنت مبارکہ سے ظاہر ہوا۔ اس لیے شریعت کا دوسرا بنیادی منبع سنت ہے۔

ثانوی ذرائع

حضورؐ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو روانہ کرتے وقت پوچھا کہ تم اپنے معاملات میں کیسے عمل کرو گے تو انہوں نے جواب دیا اول قرآن سے دیکھوں گا اگر ادھر مسئلہ نہ ملا تو حدیث و سنت سے راہنمائی لوں گا اور اگر ادھر بھی حل نہ ملا تو ان تعلیمات کی راہنمائی میں اپنی عقل سے۔ اس پر آپؐ نے انہیں دعا دے کر روانہ فرمایا۔ اس واقعہ سے شریعت کے ثانوی ذرائع نے جنم لیا۔

⇐ اجتہاد

ایک عالم کا کسی درپیش مسئلہ پر قرآن و سنت کی روشنی میں اپنے فہم کا استعمال کرتے ہوئے حل نکالنا۔ اسلام چونکہ قیامت تک کے لیے راہنمائی فراہم کرتا ہے، اس لیے نئے آنے والے مسائل کا حل واضح طور پر قرآن و سنت میں موجود نہ ہونے کی وجہ سے اجتہاد سے کام لیا جاتا ہے جس میں مجتہد اس بات کا خیال رکھتا

Day:________ Date:________

ہے کہ اس حل سے شریعت کی کسی طرح کوئی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔

⇐ اجتماع

اجتہاد میں عالم اکیلا کسی مسئلے پر غور و فکر کرتا ہے۔ لیکن ایسے مسائل جن کا سامنا پوری امت مسلمہ کو ہو ان کے حل کے لیے تمام مکتبۂ فکر کا اکٹھے بیٹھ کر غور و فکر کرنا اور اس کا حل نکالنا اجماع کہلاتا ہے۔

⇐ قیاس

یہ سراسر ذاتی رائے ہے درپیش مسئلہ پر اصولی طور پر قیاس ہی اجتہاد و اجماع کی بنیاد رکھتا ہے۔

(ب-)

تعلیم کی اہمیت

حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کو معلم انسانیت کہا جاتا ہے اس کی وجہ آپ ﷺ کی اعلیٰ و عرفی تعلیمات ہیں جن سے آپ ﷺ نے انسانیت کو تباہی کے کنارے سے اٹھا کر تخت حکمرانی و کامیابی پر بٹھایا ہے۔ آپ ﷺ کے بیشتر احادیث سے تعلیم کی اہمیت کی وضاحت ہوتی ہے۔

Day:______ ⇐ احادیث نبوی Date:______

علم حاصل کرنا ہر مرد و عورت پر فرض ہے۔

علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے۔

اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما!

⇐ دار الصفاء / دار ارقم

تعلیم و تربیت کے سلسلے میں آپؐ نے یہ ادارے تشکیل دیے جن میں صحابہ کرامؓ دین کی تمام تر تعلیم کے علاوہ گھڑ سواری، نیزہ بازی، جنگی مہارت اور دیگر فن بھی حاصل کرتے تھے مسجد نبوی اور حضرت ارقمؓ کے کاشانہ پر تعلیم و تدریس کے مشاغل ہوا کرتے تھے۔

⇐ قیدیوں کے ذریعے

چونکہ مسلمان عمومی طور پر پڑھے لکھے نہ تھے اس لیے جنگ بدر کے موقع پر آپؐ نے حکم جاری کیا کہ جو قیدی فدیہ نہیں دے سکتے وہ کم از کم دس بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھائیں۔

Day: ____________ Date: ____________

خواتین کی تعلیم و تربیت

نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو بھی تعلیم حاصل کرنے کی طرف راغب کیا۔ اس کے ذریعے آپ ﷺ باکردار باأخلاق و مہذب معاشرے کی تشکیل کرنا مقصود تھا۔ آپ ﷺ نے خواتین کے لیے الگ نشست مقرر کر رکھی تھی جس میں صحابیات کرام آپ ﷺ سے مسائل پوچھا کرتی تھیں۔ ان ماؤں کی کاوشوں سے اسلام کی تبلیغ احسن طرز پر جاری رہی۔ نہ صرف یہ بلکہ خواتین نے کاروباری، جنگی اور رفاہ عامہ کے کاموں میں بھی حصہ لینا شروع کر دیا تھا (سید قطب، اسلام دا جسٹس انڈرسٹوڈ ریلیجن)۔